4

تحریک جدید کے وعدے جلد سے جلد کئے جائیں

(فرمودہ 26 جنوری 1945ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"مَیں آج زیادہ بول نہیں سکتا۔ کیونکہ دو تین گھنٹے سے میری طبیعت خراب ہے اور بخار کے آثار بھی معلوم ہوتے ہیں ۔ چونکہ تحریک جدید کے وعدوں کا وقت چند دنوں (7 فروری) تک ختم ہونے والا ہے اس لئے میں پھر ایک دفعہ جماعت کو اس کے فرض کی طرف توجہ دلا دیتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ شروع میں جن لوگوں نے اس سال وعدے لکھوائے ان میں ایک خاص جوش اور اخلاص پایا جاتا تھا۔ مگر ان کے بعد جماعت کا جو بقیہ حصہ رہ جاتا ہے انہوں نے وعدے بھجوانے میں سُستی کی ہے۔ ممکن ہے وہ کوشش کر رہے ہوں اور میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ اپنے وعدے بھجوا دیں مگر جس رفتار میں ہر سال ان ایام میں وعدے آیا کرتے تھے اُس رفتار میں اس سال فرق معلوم ہوتا ہے۔ گویا پہلا حصہ تو اخلاص میں بڑھا ہوا تھا اور بہت ہی نمایاں حصہ لینے والا تھا اور یہ لوگ کُل حصہ لینے والوں کے ساٹھ فیصدی تھے۔ انہوں نے نہایت اخلاص سے حصہ لیا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اپنی حیثیت سے بھی زیادہ حصہ لینے کی کوشش کی ہے لیکن بقیہ چالیس فیصدی لوگ جن کے وعدے دسمبر میں نہ آئے تھے ان میں سے ایک حصہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سُستی دکھا رہا ہے۔ چونکہ ابھی وعدہ کی آخری میعاد ختم نہیں ہوئی اس لئے جیسا کہ میں نے بتایا ہے

ممکن ہے بقیہ جماعتیں کوشش کر رہی ہوں اور وقت ختم ہونے کے قریب یکدم اپنے وعدے بھجوا دیں۔ لیکن گزشتہ سالوں میں جس رفتار سے وعدے ہوا کرتے تھے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی قیاس ہوتا ہے کہ جماعت کا ایک حصہ کچھ تھکا ہوا سا ہے۔ میں نے اس کے متعلق ایک نوٹ الفضل میں بھی شائع کرایا ہے۔ اور آج خطبہ میں بھی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہمارے سامنے جو کام ہے بغیر قربانی کے ہم اس کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہر کام ان ذرائع سے ہوتا ہے جو ذرائع اس کام کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ جب تک اس کام کے لئے وہ ذرائع اور وہ سامان مہیا نہ کئے جائیں اُس وقت تک انسان کا یہ امید کرنا کہ میں اس کام میں ان ذرائع کی مدد کے بغیر اور ان سامانوں کے مہیا کرنے کے بغیر کامیاب ہو جاؤں گا سراسر خلافِ عقل ہے۔ ہم نے بہت بڑا کام کرنا ہے۔ اتنا بڑا کام کہ ہمارے جیسی کسی کمزور جماعت نے کبھی اتنا بڑا کام نہیں کیا۔ پہلے انبیاء کی جماعتیں ایسے زمانہ میں ہوئی ہیں جب ساری دنیا کا تمدن اس قسم کا تھا کہ اس میں روپیہ خرچ نہیں ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب وہ زمانہ نہیں۔ اب بسا اوقات روپیہ خرچ نہ کرنا انسان کے ایمان میں سستی اور غفلت پیدا کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ساتھی پیدل سفر کر کے تبلیغ کیا کرتے تھے مگر اُس زمانہ میں چونکہ ساری دنیا ہی پیدل سفر کیا کرتی تھی اس لئے ان کا تبلیغ کے لئے پیدل سفر کرنا دشمن کے مقابلہ میں کمزوری نہیں تھی۔ لیکن آج جبکہ سفر کے لئے ریلیں اور ہوائی جہاز تیار ہو چکے ہیں اگر ہم دشمن کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم کو ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کرنا ہو گا۔ اگر ہم ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر نہیں کرتے تو ہم دشمن کے مقابلہ میں ہر میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

پس اگر دشمن کا ہر میدان میں مقابلہ کرنے کے لئے ہمارے مبلغوں کا ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کرنا ضروری ہے تو یہ کام ان کے اخلاص اور ان کی قربانی سے نہیں ہو سکتا بلکہ روپیہ سے ہو سکتا ہے۔ اگر ہمارا کوئی مبلغ سٹیشن پر جا کر کہے کہ میں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے مجھے ریل میں بیٹھنے دیجئے، اگر ہمارا کوئی مبلغ جہاز کے دروازہ پر جا کر کہے کہ میں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے مجھے جہاز میں

سفر کرنے دیجئے تو وہ کہیں گے کرایہ کے لئے پیسے لاؤ۔ پس جس واقفِ زندگی کو ہم یہ کہیں کہ پیدل پھر کر دنیا میں تبلیغ کرو کیا یہ پیدل پھر کر اپنے اُس دشمن کا مقابلہ کر سکتا ہے جس کے مبلغ ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کرتے ہیں ؟ وہ اگر ایک دن میں دس جگہوں پر پہنچ کر تبلیغ کرے گا یا ایک ماہ میں سارے ملک کا چکر لگالے گا تو یہ پیدل سفر کر کے ساری عمر میں اُس ملک کا چکر لگا سکے گا۔ تو اُس کا اور اِس کا مقابلہ کہاں ہو سکتا ہے۔ ایک یورپین پادری یا کسی دوسرے مذہب کا مبلغ ہندوستان میں تبلیغ کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ ایک مہینہ کے اندر بمبئی، مدراس، بنگال اور پنجاب کے علاقوں کا دورہ کر کے لیکچر دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے اگر ہم اپنے مبلغ کو یہ کہتے ہیں کہ پیدل سفر کر کے تبلیغ کرو تو وہ تو پیدل سفر کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا مگر سوال یہ ہے کہ اتنی جگہوں پر وہ کتنی دیر میں پہنچے گا۔ اس کی قربانی اسلام کے لئے مفید نہیں ہوگی بلکہ اسلام کے لئے مُضِر ہوگی۔ پس یہ وہ زمانہ ہے جبکہ جانی قربانی کے علاوہ مالی قربانی کی اہمیت بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ پس مَیں اس خطبہ میں جو وقت پر پہنچنے کے لحاظ سے آخری خطبہ ہے گو 7 فروری سے پہلے ابھی ایک اَور جمعہ آئے گا مگر اُس جمعہ کا خطبہ وقت پر جماعتوں تک نہیں پہنچ سکے گا۔ وقت پر پہنچنے کے لحاظ سے یہ آخری خطبہ ہے۔ پھر جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جنہوں نے اس سال تحریک جدید کے وعدوں کی طرف ابھی تک توجہ نہیں کی وہ توجہ کریں اور جنہوں نے کم توجہ کی ہے وہ پوری توجہ کریں۔ اور وہ لوگ جو تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل نہیں ہوئے تھے وہ اب دفتر ثانی میں شامل ہوں۔ اور جن کو خدا تعالیٰ شامل ہونے کی توفیق دے اُنہیں چاہیے کہ وہ دوسرے ایسے لوگوں کو بھی شامل ہونے کی تحریک کریں جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔

اس کے علاوہ میں پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تبلیغ کے لئے واقفین کے تین گروہ ضروری ہیں۔ ان کے بغیر خالی روپیہ ہمیں کام نہیں دے سکتا۔ ہمیں ضرورت ہے گریجوایٹ اور مولوی فاضلوں کی جو اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں ایک دو سال میں ضروری تعلیم دے کر مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے بھیجا جائے۔ یا ہندوستان میں تبلیغ کے لئے یا سلسلہ کے اداروں میں ان کو کام پر لگایا جائے۔

ہمیں ضرورت ہے مڈل پاس طالبعلموں کی جو اس سال مارچ میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر اور ہر سال داخل ہو کر اور اتنی کثرت سے داخل ہو کر مبلغین کی تعداد کو بڑھائیں کہ چند سالوں میں سینکڑوں اور ہزاروں مبلغ تیار ہو جائیں۔ اور ہمیں ضرورت ہے ایسے مڈل پاس یا کم از کم پرائمری پاس نوجوانوں کی جو ایک دو سال ٹریننگ لینے کے بعد دیہاتی مبلغین کا کام دے سکیں۔ اس سال ہمیں پچاس دیہاتی مبلغوں کی ضرورت ہے اور اِس وقت تک پینتیس آئے ہیں۔ پس میں اَور نوجوانوں کو جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دیہاتی مبلغین میں شامل ہوں۔ یہ وہ ہوں جو واقفین کی طرح ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر تبلیغ کے لئے تیار ہوں۔ ایسے لوگ جو قربانی نہ کر سکیں تبلیغ کا کام نہیں کر سکتے۔ ہم ان کو کچھ طب بھی پڑھا دیں گے اور سلسلہ کی طرف سے گزارہ کے لئے ماہوار کچھ رقم بھی دیں گے۔ اس رقم سے اور طب کے ذریعہ سے وہ اپنی روزی کا سامان کر سکیں گے۔ گو میری سکیم یہی ہے کہ ہمارے واقفین جس علاقہ میں جائیں وہ اُس علاقہ کو اتنا منظم کر لیں کہ وہاں کی جماعتیں اس مبلغ کا بوجھ اٹھا سکیں تا کہ نئے مبلغین تیار کرنے میں ہمیں سہولت ہو۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ پنجاب میں صحیح طور پر تبلیغ کرنے کے لئے ایک ہزار مبلغ ہونے چاہئیں۔ پنجاب میں ساٹھ ہزار گاؤں ہیں۔ ان ساٹھ ہزار گاؤں کے لئے اگر ہم ایک ہزار مبلغ رکھیں تو اس کے معنے ہیں ساٹھ گاؤں کے لئے ایک مبلغ۔ اگر ہم اس سکیم پر عمل کریں اور ساٹھ ہزار گاؤں کے لئے ایک ہزار مبلغ رکھیں تو خط و کتابت، سٹیشنری، سفر اور گزارہ کی رقم ملا کر ایک ہزار مبلغ کے لئے تمام خرچ چھ لاکھ روپیہ سالانہ کم از کم ہونا چاہیے۔ اور اگر بافراغت خرچ کیا جائے تو آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ ہونا چاہیے۔ گویا ساٹھ دیہات کے لئے اگر ہم ایک مبلغ رکھیں تو چھ لاکھ سے لے کر آٹھ لاکھ روپیہ تک سالانہ خرچ کی ضرورت ہے۔ مگر ہم یہ بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتے۔ ہمارا تو صدر انجمن کا چندہ والا سالانہ بجٹ سارا چھ لاکھ روپیہ کا ہوتا ہے۔ اگر ہم وہ سارا بھی اس کام کے لئے لگا دیں تو پھر بھی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ گزارہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو مبلغ یہاں سے تیار ہو کر جائیں وہ جا کر وہاں کی جماعتوں کو منظم کریں اور وہاں کی جماعتوں کا چندہ اور افراد اتنے بڑھ جائیں کہ اس مبلغ کا خرچ وہ خود برداشت کر سکیں تا کہ ہم اَور مبلغ بھجوائیں۔ اور

جب وہ بھی باہر جا کر وہاں کی جماعتوں کو منظم کر لیں اور وہ جماعتیں ان مبلغوں کا بوجھ خود اٹھا لیں تو ہم اَور مبلغ بھجوائیں۔ یہاں تک کہ ہندوستان کے ہر علاقہ میں ہماری تبلیغ پھیل جائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو وہ اخلاص عطا فرمائے کہ جس کے ساتھ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور محسوس کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق پائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی سستیوں اور غفلتوں کو معاف فرمائے۔ اور دین کے لئے اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے جن سامانوں کی ضرورت ہے وہ سامان اپنے فضل سے مہیا فرما دے۔ اور آسمان سے اپنے فرشتوں کو نازل فرمائے جو جماعت کے نوجوانوں کے دلوں میں دین کی ایسی محبت اور ایسا اخلاص پیدا فرمائیں کہ وہ پروانوں کی طرح آگے بڑھ بڑھ کر اپنی جانیں دین کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اور جماعت کے دوسرے لوگوں کے دلوں میں آخرت کی ایسی محبت پیدا فرمائے کہ وہ آخرت کو دنیا پر مقدم کریں۔ آمین

میری طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے یہ نماز بھی میں نہیں پڑھاؤں گا۔ مولوی سرور شاہ صاحب پڑھا دیں گے مجھے نماز بیٹھ کر پڑھنی پڑے گی۔"

(الفضل 29 جنوری 1945ء)